سوال

(469) شادی کےچھ ماہ بعد پیدا ہونے والےبچے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے کسی بالغہ کنواری لڑکی سے شادی کی اور اس سے دخول کیا تو اس کو واقعتاً کنواری ہی پایا پھر اس لڑکی نے مرد کے دخول کےچھ مہینے کے بعد بچے کو جنم دیا کیا اس بچے کو اس آدمی کے ساتھ منسوب کیا جائے گا؟ کیونکہ خاوند نے قسم اٹھائی کہ یہ بچہ اسی کے نطفے سے ہے اگر ایسا نہ ہو تو اس کی بیوی کو طلاق ہو۔ تو کیا اس کے ساتھ طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اور بچہ بھی ٹھیک ٹھاک صحیح الخلقت ہے اور کئی سال کا ہوچکا ہے جواب مرحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب اس نے خاوند کے دخول کےچھ مہینے کے بعدبچے کو جنم دیا چاہے ایک لحظہ ہی چھ مہینے سے زیادہ ہو تو آئمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ بچہ اس دخول کرنے والے باپ کی طرف ہی منسوب ہوگا اسی طرح کا ایک واقعہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں پیش آیا تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نےچھ مہینے کا صحیح بچہ ہونے پر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو دلیل بنایا:

وَحَملُهُ وَفِصـٰلُهُ ثَلـٰثونَ شَهرًا ... ١٥ سورة الاحقاف

"اور اس کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو ساتھ ملایا:

وَالوٰلِدٰتُ يُرضِعنَ أَولـٰدَهُنَّ حَولَينِ كامِلَينِ ... ٢٣٣ سورة البقرة

"اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔"

جب آیت میں مذکورہ تیس مہینوں کی مدت سے دو سال مدت رضاعت نکالی جائے تو حمل چھ مہینے کا ہوتا ہے پس آیت مذکور ہمیں حمل کی کم از کم مدت اور رضاعت کی کامل مدت کو جمع کیا گیا ہے۔

اوراگروہ اس بچے کواب اپنی طرف منسوب نہیں کررہاتواس کے گزشتہ اقرار کاکیابنے گاجواس نےبچے کواپنے ساتھ منسوب کرنے کے حوالے سے کیا ہے؟ بلکہ اگروہ کسی مجہول النسب بچے کو بھی اپنے ساتھ منسوب کرلے اورکہے کہ بلاشبہ وہ میرا بیٹا ہے تو مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ بچہ اس کی طرف منسوب ہو جائے گا جب اتنی مدت کے حمل کا درست ہونا ممکن ہے اورکسی نے یہ دعویٰ بھی نہیں کیا ہے کہ وہ اس کا بیٹا ہے تو یہ شخص اپنی قسم سے بری ہوگا اوراس پر قسم توڑنا لازم نہیں آتا۔ واللہ اعلم (ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

[عورتوں کےلیے صرف]

صفحہ نمبر 407

محدث فتویٰ